اداریہ

قارئین کرام

تاریخ ادب اردو کا تازہ شمارہ (اکتوبر تا دسمبر 2022) آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے مجھے بے حد مسرت ہورہی ہے۔ ہماری حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ اس عالمی ادبی وتحقیقی سہ ماہی رسالہ کی معیار کومزید بہتر کیا جائے۔اس میں قارئین کے تاثرات اور فیڈ بیک ہماری کوششوں کومہمیز کرنے کا کام کرتے ہیں۔اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ اپنی آراء خطوط، ای میل، واٹس ایپ وغیرہ مواصلاتی ذرائع سے ادارہ کو ارسال کرتے رہیں۔

زیردست شمارہ ناول، شاعری، تنقید، تصور تعلیم، آزادیہ نسواں، مدرسہ تعلیم اور اردو زبان وغیرہ موضوعات پر مشتمل ہے جو قارئین کے لیے اس شمارہ کو خاص بناتا ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد (11 نومبر، 1888-22 فروری، 1958) کے یوم ولادت 11 نومبر کو ہندوستان میں ہر سال قومی تعلیمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔مولانا ابوالکلام آزاد 11 نومبر 1888 میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تھے۔ان کے آباواجداد بابر کے زمانے میں ہرات (افغانستان کا ایک شہر) سے ہندوستان آئے تھے۔ان کی والدہ ایک عرب تھیں اوران کے والد مولانا خیرالدین افغان نژاد بنگالی مسلمان تھے۔خیرالدین 1857 کے دوران ہندوستان چھوڑ کر مکہ مکرمہ چلے گئے تھے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔ وہ 1890 میں اپنے خاندان کے ساتھ کلکتہ واپس لوٹ گئے تھے۔

مولانا آزاد کا تصور تعلیم، ہماری اجتماعی وراثت کا بیش قیمتی سرمایہ ہے۔ وہ ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم تھے۔مولانا کو اللہ نے بیک وقت بہت ساری خوبیوں واوصاف سے نوازا تھا۔ جہاں وہ ایک بڑے انشا پرداز، جادو بیان خطیب اور بے مثال صحافی تھے، وہیں ایک دوراندیش سیاستدان اور ماہر تعلیم بھی تھے۔اگر ہم آج ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال اور مسلم قیادت کا جائزہ لیں تو پائیں گے کہ مسلمانوں کو آزادی کے بعد مولانا آزاد جیسا کوئی دوسرا دوراندیش لیڈر نہیں ملا۔

مولانا آزاد جیسی شخصیت شاذونادر ہی پیدا ہوتی ہے۔ وہ اپنی پوری زندگی ہندوستان کے اتحاد اور اس کی جامع ثقافت کی حمایت میں ایک چٹان کی طرح کھڑے رہے۔تقسیم ہند کی

پرزور مخالفت نے تمام محبین وطن ہندوستانیوں کے دلوں میں ان کی ایک خاص جگہ بنادی تھی ہے۔

قومی نظام تعلیم کا مسئلہ اٹھانے والے وہ پہلے فرد تھے جن کی نظریات پر قومی تعلیمی پالیسی (1986) کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ ان کا ماننا تھا کہ تمام تعلیمی پروگراموں کو سیکولر اقدار اور آئینی فریم ورک کے ساتھ سختی سے ہم آہنگ ہونا چاہیئے۔ انہوں نے پورے ہندوستان میں 10+2+3 کے مشترکہ تعلیمی ڈھانچے کی بنیاد رکھی تھی۔

1947 میں جب عبوری حکومت قائم ہوئی تو مولانا آزاد کو ممبر برائے تعلیم وفنون کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔ 15 اگست 1947 کو جب ہندوستان نے آزادی حاصل کرلی تو وہ کابینہ کے عہدے کے ساتھ آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم بنے۔ انہوں نے کئی امتیازات حاصل کی اور تعلیم و ثقافت کو فروغ دینے کے لیے بہترین ادارے قائم کیے۔ ان کی تعلیمی خدمات کے اعتراف میں ہی مولانا کا یوم ولادت 11 نومبر کو ہندوستان میں قومی تعلیمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔

انہوں نے جو نئے ادارے قائم کیے ان میں تین قومی اکیڈمیاں سنگیت ناٹک اکیڈمی (1953)، ساہتیہ اکیڈمی (1954) اور للت کلا اکیڈمی (1954) شامل ہیں۔ انہوں نے محسوس کیا کہ برطانوی دور حکومت میں ہندوستانی تعلیم میں ثقافتی مواد بہت کم تھا اور نصاب کے ذریعے اسے مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ سنٹرل اڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن کے چیئرمین کی حیثیت سے، انہوں نے یونیورسل پرائمری تعلیم کی وکالت کی، جو تمام بچوں کے لیے مفت اور لازمی ہو۔ انہوں نے 1956 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعہ ہندوستانی یونیورسٹیوں میں گرانٹس کی تقسیم اور معیارات کو برقرار رکھنے کے لیے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) قائم کیا۔ وہ اس بات پر پختہ یقین رکھتے تھے کہ اگر یونیورسٹیاں اپنے کام کو اچھی طرح سے انجام دیں تو قوم کا بہت بھلا ہوگا۔ ان کے مطابق یونیورسٹیوں میں نہ صرف تعلیمی امور انجام دیئے جاتے ہیں بلکہ ان کی سماجی ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں۔ وہ تعلیم بالغاں کے میدان میں بھی پیش پیش تھے۔ تاہم ان کا سب سے بڑا تعاون یہ ہے کہ اردو، فارسی اور عربی کے نامور عالم ہونے کے باوجود، وہ تعلیمی فوائد اور قومی اور بین الاقوامی ضروریات کے لیے انگریزی زبان کو برقرار رکھنے کی حمایت میں

کھڑے رہے۔ لیکن ان کا ماننا تھا کہ ابتدائی تعلیم مادری زبان میں دی جانی چاہیئے۔ تکنیکی تعلیم کے لیے انہوں نے آل انڈیا کونسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن کو مضبوط کیا۔ ان کی رہنمائی میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، کھڑگپور 1951 میں قائم کیا گیا تھا جس کے بعد بمبئی، مدراس، کانپور اور دہلی میں آئی آئی ٹیز کا قیام عمل میں آیا اور ان کی ہی قیادت میں اسکول آف پلاننگ اینڈ آرکیٹیکچر 1955 میں دہلی میں وجود میں آیا۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے 1947 سے 1958 تک حکومت ہند کی کابینہ میں وزیر تعلیم کے طور پر خدمات انجام دی۔ ملک کے لیے ان کی لازوال خدمات کے اعتراف میں، مولانا آزاد کو 1992 میں بعد از مرگ ہندوستان کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز، بھارت رتن سے نوازا گیا۔ مولانا آزاد کی سیکولر اقدار کو سنبھالنا اور ان پر چلنا اب ہماری قومی ذمہ داری ہے۔

مدیر